سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر Badr Qadian

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

نمبر ۳۴ | ۷ جمادی الثانی ۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء | جلد ۲

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

حضرات!

خدا کے لئے وی۔پی واپس نہ کریں!

اگر آپ کو حساب میں کچھ تامل ہو۔ تو وی۔پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں۔ ہم نے یہ وی۔پی بڑے غور وتامل کے بعد صحیح حساب کرکے کیا ہے!

ہم ایک ماہ قبل اطلاع دے چکے ہیں۔ پس آپ کا فرض تھا۔ کہ ہمیں اپنے عندیہ سے اطلاع دیتے۔ اب آپ واپس کریں گے تو ہمارا سخت نقصان ہوگا۔

آپ خود ہی خیال کرسکتے ہیں کہ جس اخبار کا صدہا روپیہ خریداروں کے ذمہ ہو وہ بغیر خدا کے فضل کے کس طرح چل سکتا ہے؟

وی۔پی دس دن تک امانت میں رہ سکتا ہے جس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ وہ امانت میں رکھائے!

خط وکتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں!

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر وپبلشر کے حکم سے بہ اہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع واخبار چھاپا گیا)

صادق کا ہر جگہ خدا حامی ہے

ہمارے عزیز دوست ابو بکر ابن محمد جمال صاحب عربی سوداگر

جدہ جب بعد بیعت حضرت اقدسؑ ملک عرب کو گئے۔ تو اون کی بہت مخالفت ہوئی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے عرب صاحب کی تائید مین چند ایسے امور دکھلائے۔ کہ مخالفت خود بخود فرو ہو گئی۔ عرب صاحب کا خط جو تازہ ڈاک مین آیا ہے مین اس جگہ درج کرتا ہون تاکہ ناظرین فائدہ اوٹھائین عرب صاحب زبان اُردو کے ماہر نہین ہین اور مین اون کی عبارت کو بغیر درست کرنے کے اسی طرح درج اخبار کرتا ہون جس طرح اونھون [illegible] لکھی ہے کیونکہ اس مین بھی ایک لطف ہے۔

مکرم القوم محبی مفتی محمد صادق صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہٗ آپکا خط ملا بعدہ اب ادھر مخالفت میرے ساتھ اتنی نہین کیونکہ مین اساتذہ جو تھی اون کو استفتا دیا پھر جس شخص نے اون سے پوچھا میرے بارے مین اونھون نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص جھوٹ پن سے نیک اور مخلص اور محب فقرا تھا۔ اس لیے سب اہل لوگ جو مخالفت کرتے تھے ساکت ہو گئے اور دوسرا سبب یہ تھا۔ کہ ایک شخص بنام ابو بکر فوتہ تھا۔ اوس نے حضرت اقدسؑ کو گالیان دین اور اون کی کتاب استفتا بھی اوس کے پاس تھی۔ جب طلب کی تو پھاڑ ڈالنے لگا ہاتھ سے سو وہی ہاتھ حج مین اونٹ اوپر سے گر کر ٹوٹ گیا۔ سو اوس نے جانا کہ یہ عذاب بسبب بے ادبی کے ہوا ہے جو مخالفت اور غیظ رکھتا تھا بدل گئے اور میرے ساتھ محبت سے چلنے لگا اور حضرت اقدس کو بھی بنظر احترام دیکھتا ہے یہی ہماری جماعت کا ایک شخص احمدؐ گمان کر کر عین حج مین منیٰ دن مجھ کو رافضی کہا۔ العیاذ باللہ۔ سو مجھ کو بہت غصہ آیا اور چاہا کہ مکہ مین حکومت سے انصاف کراؤں۔ کیونکہ فقط عناداً اور بغضاً اور کچھ میری طرف سے اشارہ بھی گالی گلوچ نہین نکلی تھی تو اوس نے گالیان دین مگر صبر کر کے بد دعا اس کے حق مین دُعا کی اور جوش کی حالت مین بلا ارادہ بد دعا ہو گئی اور جماعت والون کو کہا کہ اس نے بہت دکھ دیا ہے۔ ضرور یہ طاعون سے ہلاک ہو گا اور پھر ایسا ہی ہوا مکہ سے جدہ کو جب آیا سو دو روز باہر نکلا اور تیسرے روز طاعون مین گرفتار رہ کر قریب ایک ماہ سخت بیمار رہ کر وفات پائی اور یہ مین نے قبل مکہ سے ان سب لوگون کو کہا تھا۔ کہ یہ شخص ضرور طاعون مین گرفتار ہو گا کیونکہ حضرت اقدس کو بلا سبب گالیان دین اور جب ایسا ہی ہوا۔ پھر جماعت مین بھی چند آدمی طاعون مین مرے اور پھر خیر بفضلہ تعالےٰ امن رہا پھر جو گالی گلوچ اور بغض رکھتے تھے وہ نہین رہا بہت دعا کرتا ہون اللہ میری جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمین کو بغض اولیار سے بچاوے اور توحید کامل عطا فرماوے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس اور حضرت [illegible] صاحب کی دُعا کی برکتون مین شامل کرے۔

راقم خاکسار ابو بکر ابن محمد جمال یوسف از جدہ

دعا مدد ہمارے ایک دوست ایک مرض سخت مین مبتلا ہین اور احباب سے دُعا کے خواستگار ہین جسکو خدا توفیق دے وہ دریغ نہ کرے۔ ایڈیٹر

الخطبہ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست اصل ساکن پنجاب کے واسطے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہین خاطہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اسی جگہ بود و باش رکھین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

شیخ غلام احمد صاحب کا واعظ

نور پور سے تحریر فرماتے ہین۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل و کرم سے کل ایک مجمع جسمین آریہ سناتن دہرم مخالف مسلمان اور دو مولوی صاحب بھی موجود تھے تقریباً ۲½ گھنٹہ ایک تقریر کی الحمد للہ رب العالمین نہائت کامیابی کے ساتھ وہ جلسہ ختم ہوا ہماری جماعت کے یہان صرف ایک بھائی منشی عبد المجید خان ہین تاریخ ۲۲ اگست ۰۸ء بروز ہفتہ انشاء اللہ العزیز دہرم سالہ چلا جاؤنگا۔

زبدۃ المرام

ترجمہ عمدۃ الاحکام۔ حدیث شریف کی یہ ایک پرانی کتاب ہے جسکو حال مین بین السطور ترجمہ کر کے نہائت خوش خط چھاپا گیا ہے اس کتاب مین تمام مسائل متعلق وضو نماز۔ روزہ حج خرید و فروخت وغیرہ پر احادیث مختلف ابواب جمع کی گئی ہین۔ اس کتاب کے موٗلف حافظ محمد عبد الغنی فارسی تھے۔ جنہون نے کل احادیث متفق علیہ صحیح البخاری شریف اور صحیح مسلم شریف سے جمع کی تھین۔ غالباً وہ مدینین ہین جو صحیحین مین موجود ہین۔ مشتہرین کتاب مذکور نے یکم اکتوبر تک خاص رعائت کی ہے۔ یعنی قیمت بجائے عہ کے ۱۲/ کر دی ہے۔ ۸/ کم کر دئے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر کے یہان کے طلبار مین پڑھنے کیواسطے تقسیم کئے ہین۔ قیمت ۱۲/ ہے اور عبد الرحیم و عبد الرحمان پسران مولوی رحیم بخش صاحب مسجد چینیانوالی لاہور سے مل سکتی ہے۔

ایک ہندو صاحب سے تعزیت کا خط

بخدمت شریف عالی جناب حضرت صاحب قادیان

مولوی صاحب جی چشمہ فیض جناب شاہ صاحب دام اقبالہٗ۔ تسلیم۔ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اچانک وفات سن کر دل کو سخت صدمہ ہوا ہے یہ خاکسار بوجہ چند ضروری امور لاہور یا قادیان حاضر ہو کر شریک ماتم نہین ہو سکا مگر شب و روز اس نیک وجود کی خوبیون کا نقشہ بندھ رہا ہے۔ خداوند تعالےٰ کو اسی طرح منظور تھا۔ ایسے مجسم صفات کا ہونا اوسی ضروری ہے مگر کسی کا چارہ نہین چلتا۔

تینون یاد کریندی حضرت گلیان وچ بازاران

تیری دین کریندی حضرت لکھیان وچ اخباران

دنیا وچ اوہ سچا راہبر سالون آس اوہنانڈی

اگے ساڈا شانی ہووے مرد خاص اوہنانڈی

جہان تک افسوس کیا جاوے بجا ہے مگر اس طاقت کے آگے سب کا سر خم ہے صبر ہی اس کا علاج ہے اس عاجز کی طرف سے حضرت صاحب کے صاحبزادگان کو بھی ماتم پرسی فرماوین اور اگر یہ نامناسب نہ ہو تو جب اون کی مزار پر تشریف لیجانے کا موقعہ جناب کو ملے اس خاکسار کیطرف سے فاتحہ خوانی فرماوین۔ آمین

تابعدار رلا رام از گجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

صادق کا ہر جگہ خدا حامی ہے

ہمارے عزیز دوست ابوبکر ابن محمد جمال صاحب عربی سوداگر

جدہ جب بعد بیعت حضرت اقدسؑ ملک عرب کو گئے۔ تو امان کی بہت مخالفت ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے عرب صاحب کی تائید مین چند ایسے امور دکھائے۔ کہ مخالفت خود بخود فرو ہو گئی۔ عرب صاحب کا خط جو تازہ ڈاک مین آیا ہے۔ مین اس جگہ درج کرتا ہون تاکہ ناظرین فائدہ اوٹھائین عرب صاحب زبان اُردو کے ماہر نہین ہین اور مین اون کی عبارت کو بغیر درست کرنے کے اسی طرح درج اخبار کرتا ہون جس طرح اونھون نے لکھی ہے کیونکہ اس مین بھی ایک لطف ہے۔

محترم القوم محبی مفتی محمد صادق صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہٗ آپکا خط ملا۔ بعدہ اب اِدھر مخالفت میرے ساتھ اتنی نہین کیونکہ مین اساتذہ جو تھے اون کو استفتا دیا پھر جس شخص نے اون سے پوچھا میرے بارے مین اونھون نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص جھوٹ مین سے نیک اور مخلص اور محب فقرا تھا۔ اِس لیے سب اہل لوگ جو مخالفت کرتے تھے ساکت ہو گئے اور دوسرا سبب تھا۔ کہ ایک شخص بنام ابوبکر قونہ تھا۔ اوس نے حضرت اقدس کو گالیان دین اور اون کی کتاب استفتا بھی اوس کے پاس تھی جب طلب کی تو پھاڑ ڈالنے لگا ہاتھ سے سو وہی ہاتھ حج مین اونٹ اوپر سے گر کر ٹوٹ گیا۔ سو اوس نے جانا کہ یہ عذاب بسبب بے ادبی کے ہوا ہے جو مخالفت اور غیظ رکھتا تھا بدل گئے اور میرے ساتھ محبت سے چلنے لگا اور حضرت اقدس کو بھی بنظر احترام دیکھتا ہے بھی ہماری جماعت کا ایک شخص احمدؑ کمان کر کے عین حج مین منیٰ دن مجھ کو رافضی کہا۔ العیاذ باللہ۔ سو مجھ کو بہت غصہ آیا اور چاہا کہ مکہ مین حکومت سے انصاف کراؤ۔ کیونکہ فقط عناداً اور بغضاً اور کچھ میری طرف سے اشارہ بھی گالی گلوچ نہیں نکلی تھی تو اوس نے گالیان دین مگر صبر کر کے بددعا اس کے حق مین دُعا کی اور جوش کی حالت مین بلا ارادہ بددُعا ہو گئی اور جماعت والون کو کہا کہ اس نے بہت دکھ دیا ہے۔ ضرور یہ طاعون سے ہلاک ہو گا اور پھر ایسا ہی ہوا مکہ سے جدہ کو جب آیا سو دو روز باہر نکلا اور تیرے روز طاعون مین گرفتار رہ کر قریب ایک ماہ سخت بیمار رہ کر وفات پائی اور یہ مین نے قبل مکہ سے ان کے لوگون کو کہا تھا۔ کہ یہ شخص ضرور طاعون مین گرفتار ہو گا کیونکہ حضرت اقدس کو بلا سبب گالیان دین اور جب ایسا ہی ہوا۔ پھر جماعت مین بھی چند آدمی طاعون مین مرے اور میرے گھر بفضلہ تعالیٰ امن رہا پھر جو گالی گلوچ اور بغض رکھتے تھے وہ نہین رہا بہت دعا کرتا ہون اللہ میری جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمین کو بغض اولیاء سے بچاوے اور توحید کامل عطا فرماوے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس اور حضرت نورالدین صاحب کی دُعا کی برکتون مین شامل کرے۔

راقم خاکسار ابوبکر ابن محمد جمال یوسف از جدہ

دعا مدد ہمارے ایک دوست ایک مرض سخت مین مبتلا ہین اور احباب سے دُعا کے خواستگار ہین جسکو خدا توفیق دے وہ دریغ نہ کرے۔ ایڈیٹر

الخطبہ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست اہل ساکن پنجاب کے واسطے جو آجکل زگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اسی جگہ بود و باش رکھین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

شیخ غلام احمد صاحب کا واعظ

نورپور سے تحریر فرماتے ہین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل و کرم سے کل ایک مجمع جسین آریہ سناتن دھرم مخالف مسلمان اور دو مولوی صاحب بھی موجود تھے تقریباً ۲ گھنٹہ ایک تقریر کی الحمد للہ رب العالمین نہائت کامیابی کے ساتھ وہ جلسہ ختم ہوا ہماری جماعت کے یہان صرف ایک بھائی منشی عبد المجید خان ہین بتاریخ ۲۲ر اگست ۸ء بروز ہفتہ انشاء اللہ العزیز دھرم سالہ چلا جاؤنگا۔

زبدۃ المرام

ترجمہ عمدۃ الاحکام۔ حدیث شریف کی یہ ایک پرانی کتاب ہے جسکو حال مین بین السطور ترجمہ کر کے نہائت خوش خط چھاپا گیا ہے اس کتاب مین تمام مسائل متعلق وضو۔ نماز۔ روزہ۔ حج خرید و فروخت وغیرہ پر احادیث مختلف ابواب جمع کی گئی ہین۔ اس کتاب کے مؤلف حافظ محمد عبد الغنی فارسی تھے۔ جنہون نے کل احادیث متفق علیہ صحیح البخاری شریف اور صحیح مسلم شریف سے جمع کی تھین۔ غالباً وہ حدیثین ہین جو صحیحین مین موجود ہین۔ مشتہرین کتاب مذکور نے کیم اکتوبر تک خاص رعائت کی ہے۔ یعنی قیمت بجائے ۱۲؍ کے ۸؍ کر دی ہے۔ ہم کم کر دیے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر کے یہان کے طلباء مین پڑھنے کیواسطے تقسیم کیے ہین۔ قیمت ۱۲؍ ہے اور عبد الرحیم و عبد الرحمان پسران مولوی رحیم بخش صاحب مسجد چینیانوالی لاہور سے مل سکتی ہے۔

ایک ہندو صاحب سے تعزیت کا خط

بخدمت شریف عالی جناب حضرت اقدس

مولوی صاحب جی چشمہ فیض جناب استاد صاحب دام اقبالہٗ۔ تسلیم۔ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اچانک وفات سُن کر دل کو سخت صدمہ ہوا ہے یہ خاکسار بوجہ چند ضروری امور لاہور یا قادیان حاضر ہو کر شریک ماتم نہین ہو سکا مگر شب و روز اس نیک وجود کی خوبیون کا نقشہ بندھ رہا ہے۔ خداوند تعالیٰ کو اسی طرح منظور تھا۔ ایسے مجسم صفات کا ہونا دائمی ضروری ہے مگر کسی کا چارہ نہین چلتا۔

تینون یاد کریندی حضرت گلیان وچ بازاران
تیری دین کریندی حضرت لکھان وچ اخباران
دنیا وچ اوہ سجا سا پر سانون آس اوہناندی
اگے ساڈا شافی ہووے مدد خاص اوہناندی

جہان تک افسوس کیا جاوے بجا ہے مگر اس طاقت کے آگے سب کا سر خم ہے صبر ہی اس کا علاج ہے اس عاجز کی طرف سے حضرت صاحب کے صاحبزادگان کو بھی ماتم پرسی فرمادین اور اگر یہ نامناسب نہ ہو تو جب اون کی مزار پر تشریف لیجانے کا موقع جناب کو ملے اس خاکسار کیطرف سے فاتحہ خوانی فرمادین۔ آمین

تابعدار رلا رام از گجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

استفسارات معہ جوابات

(ایڈیٹر۔ نامہ نگار کی کسی رائے کا ذمہ وار نہیں۔)

اُن تمام بزرگ صاحبان کیخدمتمین جنھون نے مجھے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر مضمون لکھنے کے لئے تحریک کی ہے میری یہ عرض ہے۔ کہ حضرت المسیح اور حضرت محمود احمدؑ خلف الصدق حضرت خاتم المصلحینؑ (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتین اور نصرتین اون کے شامل حال ہون) کے مضامین کے بعد اس بارہ مین کچھہ لکھنا میرے خیال مین پسے ہوئے کو پیسنا تھا اور یہی وجہ ہے۔ کہ مین آپ صاحبان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا۔ اب چونکہ حضرت خلیفۃ خلیفۃ اللہ کے مضمون وفات مسیح پر بعض شخصون نے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے چند اعتراض کئے ہین اور مجھہ سے ان سوالات کے جوابات طلب کئے گئے ہین۔ ان تمام سوالات کو صرف تین سوالون پر تقسیم کر کے معہ جوابات کے ذیل مین درج کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ اپنے فضل سے روح القدس سے مدد کرے اور اپنے وعدہ کے مطابق قدرتِ ثانی کا جلوہ دکھاوے آمین ثم آمین۔

سوال اوّل۔ مولوی نورالدین صاحب نے دیکھا کہ اب مرزا صاحب تو مرگیا اور کئی پیشگوئیان مریدون کا منہہ کالا کرنے کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو اعتراضون کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے یہ تاویل کی کہ الہامی کتابون کا یہ ایک محاورہ ہے۔ کہ وہ مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مُراد گاہے وہی اور گاہے اس کا مثیل ہوتا ہے۔" حالانکہ یہ بات مرزا صاحب کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی۔ آپکا یہ فرض ہے کہ مولوی نورالدین صاحب سے ہمارے اس سوال کا جواب پوچھو۔ کہ تبصرہ مین تو لکھا تھا۔ کہ وہ دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھون کے سامنے اصحاب الفیل کی طرح نابود ہوگا اور تباہ ہوجائیگا۔ کیا اس سے مرزا صاحب کا یہ مطلب تھا کہ میرے سامنے تو نہین بلکہ میری جماعت کے روبرو تباہ ہوگا۔

جواب۔ تبصرہ کے جس فقرہ پر آپنے اعتراض کیا ہے اس کے الفاظ تو اب بھی وہی ہین جو آج سے سینکڑون برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کے الفاظ تھے اور وہ یہ ہے۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے کے لئے اس طرح سے اعتراض کرتے۔ کہ جو مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ الم تر الخ جس کا ترجمہ وہ خود ہی تبصرہ مین یہ لکھتے ہین کہ تو نے دیکھ لیا اور یہ کیسا صریح جھوٹ ہے کہ اصحاب الفیل کو دیکھا تو نہین اور الہام ہوتا ہے دیکھ لیا اگر آپ ایسا سوال کرتے جو کہ آپکے سوال کا خلاصہ ہے تو مجھے بھی جواب دینے مین اختصار سے کام لینا پڑتا اور صرف اسی قدر کہنے سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی وحی آلہی ہوئی تھی اور انہون نے بھی اُن اصلی اصحاب الفیل کو نہ دیکھا تھا۔ مین جواب دینے سے سبکدوش ہو جاتا لیکن افسوس کہ آپنے سوال مین کچھہ ایسا ٹیڑہا پن اختیار کیا ہے کہ جس کے سیدہا ہوتے ہی ٹوٹ جانیکا خطرہ ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام جو پیشگوئیان پیچھے چھوڑ گئے وہ صرف اس واسطے ہین تاکہ ان کے اشد مخالفون کا مونہہ اچھی طرح سے کالا ہو سکے اور یہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کا ایک بھاری ثبوت ہے۔ اب دیکھو کہ اس آیۃ قرآنی مین جو وحی بارہ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ہو چکی ہے مخاطب تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن حقیقی طور پر دیکھنے والے کوئی اور تھے اور جو تباہی اور بربادی حضرت ابو بکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق کے زمانہ مین مخالفون پر پڑی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھون سے تو نہین دیکھی جن کی نسبت آپکا اعتراض ہے اور یہی وہ بات ہے جو اسی الہام ہی مین موجود ہے اور جسکو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے یاد رکھو کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب سلام علیہ کو عالم الغیب نہین مانتے تھے اور نہ ہی اب مانتے ہین اور نہ ہی خدا کے سوائے کوئی عالم الغیب ہے اللہ تعالیٰ جس قدر علم اون کو دیتا تھا اُسی قدر وہ بتا دیتے تھے اپنی طرف سے ایک لفظ بھی کم یا زیادہ نہین کرتے تھے آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو اس قرآنی محاورہ کی خبر نہ تھی اور یہ تاویل جو مولوی نورالدین صاحب نے کی ہے اون کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی اصل مضمون سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ قرآنی محاورہ ہے یا نہین اور ہمارے پاس اس کی سچائی کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل ہے یا کہ نہین یونہی اناپ شناپ بولتے جانا بے سمجھی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے حضرت مرزا صاحب کی عزت اور عظمت مین ایک ذرہ بھر بھی فرق نہین آسکتا بھلا سوچو تو سہی کہ وہ سب سوالات جو موجودہ زمانہ کے سائنس دان اور فلاسفر قرآن مجید پر کرتے ہین کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سوالات کو سُنا تھا؟ یا کہ وہ ان سوالات سے محض ناواقف ہی رہے تھے اور جب اون کا زمانہ یہ زمانہ ہی نہ تھا اور اوس وقت کے یہ سوالات ہی نہ تھے تو پھر کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین ایسے سوالات کے جوابات کے لئے کبھی خیال بھی آیا ہو؟ ایسی باتون کے بیان کرنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیلیگراف فونوگراف وغیرہ مشینون کا علم صحیح رکھتے تھے اور وہ نہین جانتے تھے کہ کن کن اقسام کے آلات سے سائنس دان تجربے کرتے ہین اور کن کن علوم اور تجارب کی بنا پر وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہین اور قرآن کریم کی کن کن آیات مین اون کے جواب موجود ہین۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا اور نہ ہی ایسی باتون سے ان کے افضل الرسل خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ جوابات یاد نہین تھے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفون کو دئے ہین۔ تو اس سے حضرت اقدس کی شان مین کوئی کمی نہین آسکتی اور نہ ہی ان کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو کوئی ضعف پہنچ سکتا ہے اور اسی معیار پر ہم کہہ سکتے ہین کہ نہ ہی خلیفۃ المسیح اس بات کا علم رکھتے ہین کہ آج سے چند گھنٹے چند دن چند ماہ یا چند سال بعد کیا کیا سوالات ہون گے اور اون کے کیا کیا جوابات ہون گے اور کون کون جواب دینے والے ہونگے اور پھر آپنے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام پر سراسر بہتان باندھا ہے اور آئیۃ لاتقف مالیس لک بہ علم پ۱۵ع۴ کے صریح خلاف عقل کیا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ آپنے باوجود حضرت اقدسؑ کی کتابون کے مطالعہ نہ کرنے کے محض اٹکل سے کام لے کر ایک پاک اور مطہر وجود پر ناجائز حملہ کرنیکی کوشش کی ہے۔ دیکھو ہمارے امام علیہ السلام نے مخالفون کا مونہہ کالا کرنے کے لئے اس قرآنی محاورہ کو اپنی کتاب شہادت القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین آج سے تقریباً پندرہ برس پیشتر کس خوبی سے بیان کیا ہے اور وہ لکھتے ہین۔ "پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آتا کہ وہ خطاب قوم موجودہ تک ہی محدود رہے۔ بلکہ قرآن کریم کا تو یہی محاورہ پایا جاتا ہے کہ بسا اوقات ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کوئی اور لوگ ہوتے ہین جو گذر گئے یا آئندہ آنیوالے ہین۔ مثلاً اللہ جلشانہ سورۃ البقرہ مین

یہود موجودہ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارھبون۔ یعنے اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو۔ جو ہم نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو تا میں بھی تمہارے عہد کو پورا کرون اور مجھسے ڈرو۔ اب ظاہر ہے کہ یہود موجودہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ضربت علیھم الذلۃ کے مصداق تھے انپر تو کوئی انعام بھی نہیں ہوا تھا اور نہ ان سے یہ عہد ہوا تہا کہ تم نے خاتم الانبیاء پر ایمان لانا۔ پہر بعد اس کے فرمایا۔ واذ نجینٰکم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم وفی ذالکم بلاءٌ من ربکم عظیم۔ واذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم واغرقنا ال فرعون وانتم تنظرون یعنے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دی وہ تم کو طرح طرح کے دُکھ دیتے تھے تمہارے لڑکون کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیون کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس مین خداتعالیٰ کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے پہونچنے کے ساتھ ہی دریا کو پہاڑ دیا پہر ہم نے تم کو نجات دیدی اور فرعون کے لوگون کو ہلاک کردیا۔ اور تم دیکھتے تہے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ ان واقعات مین سے کوئی واقعہ بھی ان یہودیون کو پیش نہیں آیا تہا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین موجود تہے نہ وہ فرعون کے ہاتھ سے دُکھ دیئے گئے نہ ان کے بیٹون کو کسی نے قتل کیا نہ وہ کسی دریا سے پار کئے گئے۔ پہر آگے فرماتا ہے۔ واذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصّٰعقۃ وانتم تنظرون۔ ثم بعثنٰکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المنّ والسلوٰی۔ یعنی وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ کو کہا کہ ہم تیرے کہے پر تو ایمان نہیں لائین گے جب تک خدا کو بچشم خود نہ دیکھ لین۔ تب تم پر صاعقہ پڑی اور تم دیکھتے تہے اور پہر تم کو زندہ کیا گیا تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے بادلون کو تم پر سائبان کیا اور ہم نے تم پر من وسلوی اُتارا۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ تو ان یہودیون سے جو قرآن مجید مین مخاطب کئے گئے دو ہزار برس پہلے فوت ہوچکے تہے اور ان کا حضرت موسیٰ کے زمانہ مین نام ونشان بھی نہ تہا پہر وہ حضرت موسیٰ سے ایسا سوال کیونکر کرسکتے تہے کہان اون پر بجلی گری۔ کہان اونہون نے من وسلوی کہایا کیا وہ پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ مین اور قالبون مین موجود تہے۔ اور پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہی بطور تناسخ آموجود ہوئے اور اگر یہ نہیں تو بجز اس تاویل کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ مخاطب کے وقت ضروری نہیں کہ وہی لوگ حقیقی طور پر واقعات منسوبہ کے مصداق ہون جو مخاطب ہون۔ کلام الٰہی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ ایک قاعدہ ٹہر گیا ہے کہ بسا اوقات ایک واقعہ ایک شخص یا ایک قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور دراصل وہ واقعہ کسی دوسری قوم یا دوسرے شخص سے تعلق رکھتا ہے“

اب مین اس جواب کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا میرے خیال مین ایک شریف انسان کیلئے یہ جواب کافی ہے جو مین نے اوپر درج کردیا ہے۔

سوال دوم ۔ مولوی نورالدین صاحب کو چاہیئے تہا کہ جب اعتراضون کی بوچہاڑ مرزا صاحب کی پیشگوئیون پر تھی نہ کسی اور بات پر تو اس کے جواب مین وہ قرآن سے کوئی ایسی نظیر پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ فلان پیشگوئی خداتعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کی اور یہ وعدہ کرکے کہ مین تیری زندگی مین یہ کام کرون گا پہر وہ کام تو نہ کیا ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہون۔

جواب ۔ پہلے سوال کا جواب تو آپ سُن چکے اب دوسرے کا بھی ذرا سُن لو۔ اعتراضون کی بوچہاڑ اگر آج مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیشگوئیون پر ہوتی ہے تو یقیناً یاد کرو کہ کل اونہین معترضون کی اولاد ہمارے امام ہمام پر انشاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بوچہاڑ کرے گی میرے خیال مین اتنا تو آپ ضرور جانتے ہین کہ خداتعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت سے وعدے قرآن مجید مین کئے ہین مثلاً لکہا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ۲۴/۱۱۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۲۸/۴ فان حزب اللہ ھم الغالبون ۶/۱۲ الا ان حزب الشیطن ھم الخاسرون۔ اور مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ یہ کافر لوگ جو کہتے ہین کہ اے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا رسول نہیں اور باوجود اس کے کہ اون کو اس بات کا علم بھی ہے کہ تو بڑا راستباز اور پاک باطن آدمی ہے۔ پہر بھی یہ کہتے ہین کہ لست مرسلا ۱۳/۱۲ تو اس کے جواب مین تو اون کو ہماری طرف سے (اللہ تعالیٰ کیطرف سے) کہدے کہ تحقیق ہم تو اپنے رسولون اور اون لوگون کی جو اون پر ایمان لے آتے ہین اسی دنیا مین ہی مدد کیا کرتے ہین اور یہی اور سچی بات ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ہی آخر کار غلبہ پا جایا کرتے ہین یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ہمارا رسول ہے اور یہ اور اس پر ایمان لانے والون کا جو گروہ ہے اللہ کے نزدیک تو ان کا نام حزب اللہ ہے اور یہ اٹل بات ہے کہ یہ لوگ ہی آخر غالب ہوجائین گے اور تم لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہو تم تو حزب الشیطان ہو۔ اور یہ اٹل بات ہے کہ آخر تم خائب اور خاسر ہوجاؤ گے۔ اب دیکھو کہ یہ کس قدر اقتداری پیشگوئیون کا مجموعہ ہے اور خداتعالیٰ کی ہستی کے لئے یہ کیسا عظیم الشان ثبوت ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ قرآن شریف ایسی پیشگوئیون سے بہرا پڑا ہے اور اس کے بعد مخالفون کو پورے یقین اور وثوق سے سنایا گیا ہے کہ ان عذاب ربک لواقع ۲۷/۳ مالہ من دافع انما توعدون لواقع ۲۹/۲۱ یعنے ان لوگون کی سرکشیون شرارتون اور بے وجہ نکتہ چینیون کے سبب سے جو عذاب کے وعدے دئے گئے ہین بالضرور تیرے رب کا عذاب اون پر واقع ہوگا اور کسی کی یہ طاقت مین نہیں جو اس عذاب کو روک سکے وہ تو یقیناً آئے گا۔ اب آپ خود سوچ لین۔ کہ یہ پیشگوئیان کس طرح سے پوری ہوئین اور کس طرح سے تدریجاً اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدون کو پورا کیا اور کردہا ہے اس سوال کے جواب مین کہ یہ سب پیشگوئیان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین ہی پوری ہوگئی تہین اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین ایک اصول بتا دیا ہے مبارک وے جو اس پر غور کرین۔ چنانچہ لکھا ہے وان ما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فانما علیک البلٰغ وعلینا الحساب۔ ۱۳/۱۲ یعنے ہم صاحب اختیار اور ذرہ ذرہ کے مالک اور خالق ہین جن باتون کو محو اور نیست کرنا چاہتے ہین اونکو محو کردیتے ہین۔ اور جن کو ثابت اور ہست کرنا چاہتے ہین اونکو قائم رکھتے ہین اور جس قدر پیشگوئیان اور وعدے ہم نے تیرے ذریعہ سے کر رکھے ہین۔ وہ سب کے سب تو نہیں لیکن ہان یا تو بعض ان مین سے تیری زندگی مین ہی پورے کرکے تجہے دکہا دین گے یا تجہے وفات دیدینگے۔ اور اس کے بعد پورے کرکے دکہا دین گے تیرا کام تو صرف یہی ہے کہ جو وعدے ہم تجہ کو دیتے ہین وہ تو ان لوگون تک پہونچا دے باقی رہا اُن سے حساب لینا وہ تیرا کام نہیں ہم خود اون سے ان باتون کا حساب لین گے اب دیکھو اس آیۃ مین جو پیشگوئیان بعد از وفات پوری ہونی تہین اون کی نسبت

ہی نہری کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے دکھانے کے ہیں اور جس طرح یہ لفظ قبل از وفات پورا ہونے والی پیشگوئیوں پر بولا گیا ہے ویسے ہی یہ ان پیشگوئیوں پر بھی بولا گیا ہے جو بعد از وفات پوری ہونے والی پیشگوئیوں پر ہیں اور پھر دیکھو۔ کہ کل کا لفظ نہیں بولا گیا بلکہ بعض کا بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وعید کی پیشگوئیاں بعض وجوہات کے سبب سے محو بھی ہو جایا کرتی ہیں اور اس بات کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مضمون میں اشارہ کر دیا ہے اگر آپ یہ سمجھیں کہ تمام میں ان کا کیا قصور۔ انہوں نے تو میرے خیال میں ضروری اصولوں کو واضح کر دیا ہے اور چونکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب حضرت محمود احمد صاحب اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اور ایسا ہی دیگر بزرگان قبل ہی وفات مسیح پر مضمون لکھ رہے ہیں اور یہ سب لوگ مختصر نویس بھی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے مصلحت وقت کے لحاظ سے چند ضروری قواعد بتلا دئے اب میں قرآن کریم کی چند ایک اور پیشگوئیاں لکھ کر اس جواب کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا اللہ تعالے نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ۱۴ یعنی ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور تحقیق ہم ہی اس کی محافظت کرینگے اب دیکھو اس پیشگوئی کا دامن کس قدر وسیع ہے اور کس قدر بھاری دعویٰ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی متبرک اور مقدس کتابوں میں تو تحریف و تبدیل ہو گئی لیکن اس کتاب مقدس کی ہم حفاظت کرینگے اور تناقض اور تخالف وغیرہ امور سے بچائے رکھیں گے اور یہ بھی کہ دنیا کی ان کتب مقدسہ کی تعلیم پر جو اس سے پہلے ہیں عمل کرنیوالا کوئی نہ رہا لیکن اس کی تعلیم عالمگیر ہو گی اور وہ سب باتیں جو اس میں درج ہیں ان کے ثبوت اور صداقت کے لئے ہم ایسے لوگ پیدا کرتے رہیں گے جو اس کی تعلیم کی مخالفوں کے اعتراضوں سے حفاظت کر سکیں مثلاً ایسی تعلیم کو خدا تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جو انسانوں سے الگ ملائکہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کا جواب دیا کرتا ہے اور یہ کہ وہ عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ قل یا ایها الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ۹ یعنے اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اعلان کر دے کہ اے تمام جہان کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اب دیکھو دعوے تو یہ ہے کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں لیکن جہان والوں کو خبر تک نہیں آپکی وفات کے صدیوں بعد تک بھی امریکہ اور آسٹریلیا والے کیا جانتے تھے کہ تمام دنیا کا مرکز کوئی خطہ عرب ہے جہاں سے ایک ایسا رسول پیدا ہوا ہے۔ جو تمام جہان کے لئے رسول ہے اور جس کی بولی ام الالسنہ ہے۔ غرض یہ پیشگوئی اپنا دامن بہت وسیع رکھتی ہے اور ہمارے زمانہ سے ایک خاص تعلق رکھتی ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۱۶/۱۲ و ۲۸/۹ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی ایک ایسے زمانہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس میں ہر طرح کا امن اور چین ہو گا اور ہر ایک شخص آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکے گا اور جس قدر مذاہب خیال میں آ سکتے ہیں کہ ہر ایک انسان کا ایک الگ مذہب ہو گا بیسیوں مذہب ایسے ہوں گے جو بظاہر نظر قرآن کریم کو ہی اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہوں گے غرض ایسے زمانہ میں اللہ کا رسول جو مہدی بھی ہو گا اور سچی باتیں بھی رکھتا ہو گا جس سے وہ جھوٹے مذاہب کے بیماروں کو عیسیٰ کی طرح شفا دے سکیگا۔ مبعوث ہو گا۔ جو دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھا دیگا۔ لیظھرہ سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے سامان کثرت سے پیدا ہو جائیں گے۔ جن سے اشاعت دین اسلام ہو سکے اور دین اسلام کے مسائل باطل مذاہب کے مقابلہ پر عام طور پر شائع ہو سکیں اور پھر دور دراز ملکوں میں وہ علوم پہنچائے جا سکیں۔ غرض قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری نہیں ہوئیں اور اگر ان پر صاف دل لیکر غور کیا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا ایک سہل کام معلوم ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعناھم جمیعاً ۱۶/۲ اور پھر لکھا ہے اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحیٰ لھا ۳۰/۲۴ اور پھر لکھا ہے۔ واذا النفوس زوجت و اذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت واذا الصحف نشرت ۳۰/۶۔ اب اگر کوئی مندرجہ بالا پیشگوئیوں پر تدبر و تفکر سے کام لے تو اوس کے لئے حق کو معلوم کرنا ایک آسان کام ہے میرے خیال میں اب میں کافی طور پر جواب دے چکا ہوں اس لئے اس جواب کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

سوال سوم۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا کہ عمر والا الہام تو ایسے صریح طور پر غلط نکلا ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں تو آگے تاویلیں کرنے۔ پہلی تمہید تو یہ باندھی کہ حضرت آدم ؑ کی عمر سے بھی چالیس برس کم ہو گئے تھے لیکن قرآن شریف سے کوئی ثبوت نہ دیا ہاں البتہ عربی عبارت لکھدی مگر عربی زبان اولی جان لینے سے خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی متقی اور مومن نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ ہی ہمارا یہ فرض ہے کہ جو مسئلہ عربی عبارت میں لکھا ہوا ہو وہ صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ عربی ایک ملک کی بولی ہے۔ بہتیرے اہل عرب جو بڑے بڑے عالم تھے (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے) آخر جب یہاں بھی چین نہ آیا۔ تو پھر مرزا سلطان احمد صاحب کے قول کی بناء پر مرزا صاحب کی عمر ۶۸، ۷۰ برس مقرر کی اور خود ہی لکھدیا کہ اس طرح سے کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور اس کی تائید میں یہ بھی لکھ لیا۔ کہ اصل الہام یہ تھا۔ کہ تیری عمر اسّی برس کی ہو گی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ۔ حالانکہ جب تک قریباً کا لفظ محذوف نہ کیا جائے۔ تب تک اس الہام کے کچھ معنے ہی نہیں کھلتے۔ آخر کار جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کا قول بھی سند چاہتا ہے تو پھر اخیر پر یہ لکھدیا کہ کم عمری کا اعتراض ہمارے زیر نظر ہے ہماری طرف سے مولوی نورالدین صاحب کو کہدو کہ اس الہام پر اب حاشیہ چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصلی الہام تو یہ تھا کہ تیری عمر اسّی برس کے قریب قریب ہو گی۔ اب اگر بموجب تحریر مرزا صاحب اور نیز بموجب تحریر آپ کی ۷۴ یا ۸۵ برس ۸۰ برس کے قریب قریب سمجھے جا سکتے ہیں اور صحیح بات بھی یہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسی اصول کی بناء پر (اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۳ یا ۷۵ برس ہوئی) یہ نہ کہا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۰ برس کے قریب قریب ہوئی اور پھر ہمارے نزدیک تو ۷۵ یا ۸۵ کا عدد فیصلہ کن عدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسے ۷۵ - ۷۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۸۰ کے قریب بھی ہے اور جیسے ۸۵ - ۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۹۰ کے قریب بھی ہے۔ ہاں اگر ثابت ہو جاتا جو بالکل ناممکن تھا کہ مرزا صاحب کی عمر ۶۷ یا ۶۸ برس کی ہوئی۔ تو البتہ ایک زبردست بات تھی۔

جواب۔ دیکھو میں ثابت کرتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ۶۸ برس سے اوپر تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس بات کو ثابت کروں۔ اتنا پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آپ

دو حرفی جواب سے خاموش ہونے والے ہوتے تو پھر اتنا شور و شر جو سوال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ظاہر نہ کرتے۔ سو حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بعض لوگوں نے عجیب عجیب تاریخیں بحساب جمل نکالی ہیں۔ لیکن شائد آپ ان کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اس لئے جو تاریخ میں نے بھی نکالی ہے اوس کو میں فروعی طور پر پیش کرونگا۔ نہ اصولی طور پر۔ اور آپ غالباً یہ بھی جانتے ہوں گے۔ کہ مرزا صاحب کا سن وفات بھی بہت سے لوگوں نے بحساب اعداد جمل نکالا ہے لیکن میرے نزدیک سب سے اول نمبر پر "مغفور" ۱۳۲۶ھ کا لفظ ہے۔ جس سے سن وفات نکلتا ہے اور یہ لفظ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اسی کو اپنے مضمون میں بار بار استعمال کیا ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ میری محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ آج سے تقریباً تیس ۳۰ برس پہلے اللہ تعالی نے نے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کو کہا تھا کہ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ اب میں اصلی جواب لکھنے سے پیشتر وحی الہی کے چند آیات معہ حوالجات و معہ ترجمہ حضرت اقدس ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اصلیت معلوم کرنے میں آسانی ہو فرمایا اللہ تعالی نے۔

سیقول العدو لست مرسلا۔ سناخذہ من مارن او خرطوم۔ وانا من الظالمین منتقمون انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ وقالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۳)

یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶)

ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنینا وتری نسلاً بعیداً (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

ترجمہ۔ دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے ہم اس کو ناک سے پکڑینگے۔ یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤنگا۔ یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اُس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ کہ کاش! میں اُس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اوس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۳)

اے عیسی میں تجھے وفات دُونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا سو وعدہ دیا کہ میں علامات بینہ سے ظاہر کر دونگا۔ کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بد اندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا۔ کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیدیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴)

تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائیگا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لیگا اور یہ الہام پنتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

اَب دیکھو کہ جس وقت ہمارے امام ہمام خیر الانام حضرت مسیح الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر میں سے تقریباً تیس برس گذر چکے تھے اور چالیس برس کے قریب قریب عمر ہونیوالی تھی یعنے قریباً تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ برس کی عمر جسوقت حضرت مغفور کی تھی اوس وقت یہ الہام ہوا تھا کہ تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی۔ اور مومنین کے لئے اس میں ایک بڑا بھاری معرفت کا نکتہ ہے لیکن پیچ ہے۔

وننزل من القراٰن ما ھو شفاءٌ ورحمۃٌ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ۹/۱۵

آپ جانتے ہیں کہ کوئی انسان یقینی طور پر یہ نہیں جانتا۔ کہ اس وقت جہان میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا ہوگا یا ہونیوالا ہے۔ بھلا یہ تو درکنار کون جانتا ہے کہ کل تک اس کے ساتھ کیا حادثہ گذریگا اور وہ زندہ رہیگا یا مریگا؟ یہاں ہوگا یا وہاں ہوگا؟ خود ہر ایک انسان اپنے اندر غور کر کے دیکھ لے اسے کیا خبر ہے کہ موجودہ وقت کے بعد کیا ہونیوالا ہے؟ آیا وہ زندہ رہیگا یا مر جائیگا۔ تندرست ہی رہیگا یا بیمار۔ سکھی ہوگا یا دکھی۔ بوڑھا ہوگا یا کہ جوانی میں ہی راہی ملک بقا ہوگا؟ اب سوچ کر بتلاؤ کہ ایک راستباز شخص کا تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں یہ دعوے کرنا کہ میرا خدا جو ذرہ ذرہ کا مالک اور زمین و آسمان و بینہما کا خالق اور حاکم ہے۔ مجھے حکم دیتا ہے کہ آج سے بعد میں تجھے ترتالیس ۴۳ برس تک اور زندہ رکھونگا اور تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی اور یہ ایسا دعوی ہے۔ جو عقلمند انسان کی ہستی کو جڑ سے ہلا دیتا ہے اور ایک غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب تک کسی کے ساتھ وہ قادر توانا تمام جہانوں کے پیدا کرنیوالا خدا ہمکلام نہ ہوتا ہو اور وہ قادر ہستی جس کے ہاتھ میں دنیا کی حیاتی اور مماتی ہے وعدہ نہ دیتی ہو۔ تب تک کسی انسان کا یہ حوصلہ ہی نہیں پڑ سکتا۔ کہ وہ ایسا دعوے کرے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ دعوے سے ہی آپ لوگ سمجھ لیتے۔ کہ یہ کسی دیوانے کی بڑ نہیں۔ بلکہ کسی زندہ حی قیوم مالک الکل ہستی کی کلام ہے۔ لیکن پیرو نا ہم کس کے آگے کہیں۔ کہ آپ لوگوں نے اتنے بڑے عظیم الشان نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ میرے خیال میں یہ ایک ہی ایسا نشان ہے جسکی تمام دنیا میں کوئی نظیر نہیں اگر کوئی ہے تو پیش کرو۔ کوئی بلید طبع پہلے انبیاء کے تمام معجزات کو جھٹلانا چاہے تو نا سمجھی سے جھٹلا سکتا ہے لیکھرام والے نشان کا انکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے جس نے آپ لوگوں کی گردنوں کو توڑ دیا ہے اور ممکن نہیں کہ اب آپ سر اٹھا سکیں۔ سوچو تو سہی کہ اگر آپ کی بے سمجھی سے ایک دو برس کی آپ کو کمی معلوم ہوتی ہے تو کیا اس سے نشان میں فرق آسکتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایک تینتیس ۳۳ برس کا نوجوان دعوی کرتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ تیری عمر چالیس برس سے بھی اوپر ہوگی پچاس برس سے بھی اُوپر ہوگی ساٹھ برس سے بھی اوپر ہوگی۔ ستر برس سے بھی اُوپر ہوگی اور اسی برس کے قریب ہوگی۔ آیا ان سب دہاکوں سے اس کی عمر ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰۔ ۷۰۔ تجاوز کر گئی ہے یا نہیں۔ بدقسمتی سے یہ کہدینا کہ ۷۵ برس کی کیوں عمر ہوئی ہے چاہیئے تھا کہ ۷۶ برس کی ہوتی۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ ایسی بے ہودہ نکتہ چینیوں سے آپ خدا کے نزدیک بھی بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ جواب تو میں کافی دے چکا ہوں اب میں اس بات کو ثابت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر ۷۶ برس سے اُوپر تھی۔ میرے خیال میں خاتم المصلحین کاسر الصلیب المہدی ۱۲۳۲ھ = ۱۸۱۷ء میں پیدا ہوئے تھے اور میرے پاس اس کا ایک بڑا بھاری ثبوت بھی ہے۔

اور وہ یہ کہ اونہوں نے عبد اللہ آتھم سے قسم دلوانے کے لئے چار اشتہارات شائع کئے تھے۔ پس اشتہار انعامی ایکہزار اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ اور اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ ان میں سے اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ ۲ ورق اور بیس صفحے پر شائع ہوا تھا اور مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کو لکھ کر مطبع گلزار محمدی لاہور میں منشی گلزار محمد کے اہتمام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲ سطر ۲ و ۳ میں عبد اللہ آتھم کے جواب میں عمر کی کمی بیشی کے سوال پر ہمارے امامؑ نے یہ عبارت لکھی ہے۔ یہ اگر آپ چونسٹھ برس کے ہیں تو میری عمر بھی قریباً ۶۰ برس کے ہو چکی۔ دو خداؤں کی لڑائی ہے ایک اسلام کا اور ایک عیسائیوں کا۔ پس جو سچا اور قادر خدا ہوگا وہ ضرور اپنے بندہ کو بچا لیگا اب دیکھو۔ کہ اس جگہ بعد از تحقیقات حضرت مغفور نے یہ لکھا ہے کہ میری عمر بھی قریباً ساٹھ کے ہو چکی یہ نہیں لکھا کہ قریباً ساٹھ کے ہے یا ہوگی یا ہونیوالی ہے بلکہ یہ لکھا ہو کہ ہو چکی۔ اب بموجب اصول آپکے جیسا کہ آپنے اپنے سوال میں مان لیا اور نیز بموجب اصول تمام دنیا کے میں یہ حق رکھتا ہوں کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی سے یہ استدلال کروں کہ حضرت مغفور کی عمر مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ۶۱ یا ۶۲ برس بلکہ بموجب اصول آپکے اس سے اوپر بھی ممکن ہو کہ آپ ماضی کی بجائے مستقبل کا استعمال کر کے یہ کہدیں کہ مرزا صاحب کو (معاذ اللہ) غلطی لگی۔ اصل میں ان کی عمر اس وقت ۵۸ یا ۵۹ برس کی تھی اور اُس وقت لکھنا تو وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ میری عمر قریباً ساٹھ کے ہے مگر غلطی سے یہ لکھا گیا کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی ہو اس لئے یہاں میں مختصر طور پر کچھ اور بھی لکھنا چاہتا ہوں اول تو آپ اس سوال کو ایک دو دفعہ غور سے پڑہیں اُمید ہے۔ کہ آپ کو خود ہی شرم آجائے گی سو دوسرے یہ کہ یہاں عمر کی بحث ہے جو کچھ یہاں لکھا گیا ہے وہ ایک حد تک بعد از تحقیقات لکھا گیا ہے۔ تیسرے عبد اللہ آتھم کو حضرت مغفور یہ نہیں کہنا چاہتے تھے۔ کہ تیری عمر اگر ساٹھ سے اوپر ہو گئی ہے تو میری بھی پچاس سے اُوپر ہو گئی ہے۔ بلکہ یہی لکھا تھا کہ ساٹھ کے عدد سے تو دونوں گذر چکے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہوگا۔ کہ تمہاری عمر اگر ۴ برس اوپر ساٹھ برس ہے۔ تو میری دو تین برس اوپر ساٹھ ہوگی یا یوں کہہ لو۔ کہ حضرت مغفور نے اس کو یہ لکھا تھا کہ تیری

اور میری عمر میں کوئی آٹھ برس دس برس کا فرق نہیں بلکہ صرف دو تین برس کا فرق ہے اِس لئے یہ بات ایسی نہیں جو تجھے قسم کہانے سے روک سکے۔ اگرچہ میں قوی بیّن دلائل سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ۶۲ برس کے قریب تھی۔ مگر مجھو اپنے کام سے کام اس لئے میں آپ کو تہوڑی دیر کے لئے خوش کرنے کے واسطے تقریباً ڈیڑھ برس سے زیادہ کی رعایت کرتا ہوں اور مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ساٹھ برس اور چھ ماہ ہی نہیں۔ بلکہ ساٹھ برس اور ساڑھے چار ماہ سمجھتا ہوں۔ اب اگر ۵ر اکتوبر ۱۸۹۴ء سے لیکر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک حساب لگایا جاوے تو یہ غالباً ۱۳ برس سات ماہ اور بیس دن ہوتے ہیں اور اگر اس میں ساٹھ برس چار ماہ اور پندرہ دن جمع کر دئے جاویں۔ تو یہ کل ۷۴ برس اور کچھ دن اوپر ہوتے ہیں مگر یہ حساب شمسی ہے اور مسلمانوں کے ہاں قمری حساب رائج ہے اس لئے قمری حساب سے حضرت مغفور کی عمر ۷۶ برس سے اُوپر ہوئی اور اب میں حق رکھتا ہوں جو کہدوں۔ کہ خدا کا بھیجا رسول مہدی مہدی ۱۲۴۹ یا ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۶ ہجری میں

۱۳۲۶ھ

ذو البروزین محمد مہدی ہادی دانا مرد

باقی رہا حضرت آدم کی عمر سے چالیس برس کم ہونیوالا اعتراض۔ سو یاد رہے کہ جو انسان خدا کا قائل ہے اور مانتا ہے کہ وہ ایک ایسا حاکم ہے جس پر اور کوئی حاکم نہیں تو اس کے لئے یہ اعتراض اعتراض ہی نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح خدا عمر کو بڑھا سکتا ہے اسی طرح گھٹا بھی سکتا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہو وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ۳۵/۱۲ اور یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی لکھی ہے اور پھر لکھا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۱۳/۱۸ اور پھر لکھا ہو یمحو اللہ ما یشاء و یثبت ۱۳/۳۹ اور پھر لکھا ہے۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ۱۲/۲۱ آپکا یہ کہنا کہ خلیفۃ المسیح نے آیت کوئی نہیں لکھی۔ عربی عبارت لکھدی ہے ناسمجھی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ جواب خلیفۃ المسیح نے اہل حدیث مولوی کو دیا تھا۔ اسی لئے حدیث پیش کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اطاعت الرسول کے قائل نہیں۔ تبھی تو صحیح حدیث کو عربی عبارت کہدیا۔ اس لئے اس کے جواب میں میں

صرف اِتنا کہتا ہوں کہ آپ میرا رسالہ ردّ چکڑالوی بغور پڑہیں ہاں اس رسالہ کے متعلق اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کا جواب لکھا تو پھر جواب الجواب میں انہیں مسائل کو نسبتاً تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جاویگا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ ان کا سلسلہ ہی برباد ہو گیا۔ مثلاً صفحہ ۱۸ پر میں نے یہ لکھا تھا "اور دین اسلام کا ضابطہ تعامل اسلام ہے۔ جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ چلا آیا اور جن جن ممالک میں قرآن مجید پہنچا گیا وہ بھی رواج پکڑتا گیا اور پھر وہ پاک کتب جن میں تعامل اسلام قلمبند کیا گیا اور جو احادیث صحیحہ سے نامزد ہیں۔ پھر صفحہ چالیس پر لکھا تھا کہ اس خدا کے آپ واقف کس طرح سے بن گئے ہیں آیا آپنے اپنے علم اور لیاقت سے اس کو معلوم کیا ہے یا اس نے خود آپ کو بلایا ہے اور یہ جو جزا سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی آپنے خود ہی اپنے گلے مڑھ لیا ہے یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ میری ان باتوں پر عمل کرو ورنہ سزا پاؤگے اور وہ آسمان پر پھر فرعون کی طرح بیٹھ رہا ہے پہلے ہی بولا کرتا تھا یا اب بھی اس میں یہ طاقت ہے اور جب وہ محدود ہے تو تمام جہان کا علم اس کو کس طرح سے حاصل ہوتا ہے" اور پھر صفحہ ۱۹ پر لکھا تھا۔ بلکہ نبأنی العلیم الخبیر ۶۶/۳ اور فبای آلاء ۵۵/۱۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض باتوں کی خبر دیجاتی تھی الخ ایسے فقرات کو اردو کی آسان عبارت سمجھ کر بغیر تدبر و تفکر کے نہ پڑھ جانا کیونکہ ان مسائل کو آسان عبارت میں لکھنے کی یہ وجہ ہے کہ ایک تو بات عام فہم ہو جاتی۔ دوسرے مجھ کو اتنا علم بھی نہ تھا جو ایسے دقیق مسائل کو ضرور متکلف اور دق عبارت میں لکھتا میں آپکے ساتھ اس بارہ میں متفق ہوں کہ عربی بولی بول لینا یا عربی عبارت لکھ لینا جزو ایمان نہیں۔ ہاں یہ بات آپ کو بھی ماننی پڑیگی کہ عربی بولی سیکھے ہوئے عالموں کا ہی یہ ہم پر احسان ہے کہ آج ہم بھی دین کی باتوں کو ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں اور اگر لوگ عربی بولی کو پڑھنا اور سیکھنا چھوڑ دیں۔ تو آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائیگی کہ دین ہی ہاتھ سے جائیگا کیونکہ قرآن شریف عربی بولی میں ہے ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ اصلیت اور حقیقت جو ہو وہ ایک ہی ہے خواہ اوس کو کسی بولی میں بیان کیا جاوے اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے نفاق کو دور کر دے اور اس کی بجائے اتفاق کو پیدا کر دے۔

آمین یا رب العالمین

راقم خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اراکین

مخالفین کے اعتراضات

اور

اُن کے جوابات

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر ۱۳۔ اگست ۱۹۰۶ء

سوال نمبر ۱۲:۔ مرزا صاحب کا الہام اخطی و اصیب جس کا مطلب آپ نے خدا کی طرف منسوب کرکے یہ بیان کیا ہے۔ کہ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ معاذ اللہ یہ ہو سکتا ہے کہ خدا سے بھی خطا ہو۔ افسوس کہ مرزا صاحب نے اپنی خطا کاری کو خدا کی طرف منسوب کر دیا۔

جواب نمبر ۱۲:۔ افسوس کہ آپ استعارہ کے لفظوں کو حقیقت پر حمل کرکے اصل حقیقت سے کتنے دور جا پڑے۔ ایسی باتوں کے لئے اعتراضوں کا دروازہ کھولنا تو موجب ہتک اسلام ہے۔ استعارہ تو علم کلام کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس سے قرآن کریم کا ایک حصہ پُر ہے۔ پھر اگر ایسے ہی اعتراض ہیں۔ تو اُن سے تو قرآن بھی نہیں بچتا۔ اور اخطی و اصیب تو اتنا پیچدار استعارہ بھی نہیں۔ جس کے سمجھنے میں کچھ ایسی دقت ہو۔ اس کے معنے تو قرآن خود حل کرتا ہے۔ جہاں فرماتا ہے کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو اس کے معنے کیسے صاف ہو گئے۔ کہ میں اپنے ارادہ کو ترک بھی کرونگا اور پورا بھی کرونگا۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اور یہی معنے خود حضرت مرزا صاحب نے بھی کئے ہیں۔ اور معترض صاحب نے اعتراض کے شوق میں آکر اتنی جلد بازی دکھائی ہے۔ کہ آپ نے نہ تو سارا الہام بیان کیا ہے۔ اور نہ ہی آپ معنے الہام کے محل خاص کو سمجھے۔ پورا الہام یہ ہے انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب اور یہ الہام ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کے بالمقابل اس کی پیشگوئیوں کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں بیان ہوا ہے۔ اور اس کا بالتفصیل مطلب یہ ہے۔ کہ جب مرزا صاحب نے بھی اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور آپ کے مقابل آپ کے دشمن عبد الحکیم نے بھی۔ اور مرزا صاحب نے تو رسولانہ وحی کے رنگ میں خدا تعالے سے خبر پاکر اپنی وفات کی پیشگوئی شایع کی۔ لیکن عبد الحکیم نے محض شرارت کی راہ سے اس لئے اپنی پیشگوئی کو شایع کیا۔ پھر پیشگوئی بھی ایک نہیں دو نہیں تین تک شایع کیں۔ یہ اس لئے کہ مرزا صاحب میری کسی پیشگوئی کا ہی شکار ہو کر ذلت اور اہانت کے نیچے آجائیں تو عبد الحکیم کے اس ارادۂ اہانت کے مقابل میں خدا نے عبد الحکیم کی اس ذلت اور ناکامی کے متعلق جو اسے اس کی پیشگوئیوں کے جھوٹا نکلنے کی صورت میں نصیب ہوئی پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا کہ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب یعنے میں اس مقابلہ میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں۔ اور اسی کے ساتھ اسی کی معیت میں ہو کر میں اس کے دشمن کو جواب دونگا۔ اس طرح پر کہ اس کے دشمن کی ساری پیشگوئیوں کو خطا اور غلط کر دوں گا۔ جس سے بجائے اس کے کہ وہ میرے رسول کی ذلت دیکھے۔ خود اس کی ذلت ظاہر ہوگی۔ اور میرا رسول جس کی وہ ذلت دیکھنا چاہتا ہے۔ اُس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کروں گا جس سے اس کی عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس کے دشمن کی ذلت۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ حضرت اقدس اپنی پیشگوئیوں میں سچے نکلے اور عبد الحکیم خان کانا دجال اور مسیلمہ ثانی اپنی ساری پیشگوئیوں میں جھوٹا۔ اور حضرت کی پیشگوئیاں اصیب کے نیچے ظاہر ہوئیں۔ اور عبد الحکیم کی اخطی کے نیچے۔ اب الہام کے معنے کیسے صاف ہو گئے۔ اور اس کی ان تین جھوٹی پیشگوئیوں کے متعلق حضرت اقدس کی ایک اور پیشگوئی بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر تیرا واقع ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ جو تین دفعہ فرمایا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دشمن جب تک تین جھوٹی پیشگوئیاں نہ کر لیگا۔ تب تک تیری وفات نہیں ہوگی۔ اور یہ ہوگا۔ تو پھر اس کے بعد تیری وفات کا واقع ہوگا۔ یہ پیشگوئی عبد الحکیم کی پیشگوئیوں سے پہلے کی ہے جس کے مطابق عبد الحکیم نے تین جھوٹی پیشگوئیاں کیں۔ اور دشمن نے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے پورا کر دکھایا۔ اور یہ تین پیشگوئیاں کلمہ الہام اخطی کی مصداق ہوئیں۔ اور حضرت اقدس کی اپنی پیشگوئی کلمہ الہام اصیب کی مصداق۔ والحمد للہ علی ذلک ثم کذلک

سوال نمبر ۱۳:۔ مرزا صاحب کا ایک الہام الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے۔ جو آپ نے اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھا ہے۔ اور یہ ایک قرآنی صورت ہے۔ جو آپ کو الہام ہوئی۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا نتیجہ برعکس ظہور میں آیا۔ آپ نے تو اس الہام سے اپنے تئیں ایک طور سے مثیل کعبہ قرار دیا تھا۔ مگر کعبہ کے دشمن اصحاب الفیل تو کعصف ماکول ہو گئے۔ مگر تعجب کہ اس جگہ خود کعبہ ہی مسمار ہو گیا اور اصحاب الفیل صحیح و سلامت باقی رہے۔

جواب نمبر ۱۳:۔ اگر باوجود مثیل کعبہ ہونے کے آپ کا مسمار ہونا اس طرح ہے کہ آپ وفات پا گئے۔ تو اس طرح تو تمام نبی اور رسول بھی وفات پا گئے۔ اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اعتراض اس بات پر ہے کہ آپ مثیل کعبہ ہو کر کعبہ کی طرح ہمیشہ کے لئے کیوں نہ رہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کعبہ کی مماثلت جسمانی پہلو سے نہیں بلکہ روحانی پہلو سے ہے۔ اور کعبہ کی دیواریں تو جسم کا قبلہ ہے۔ نہ روح کا۔ لیکن رسول اس جسمانی قبلہ کی روح اور جان ہوتی ہے جس کی ذریعہ انسانی روح کو اس حقیقی قبلہ کی شناخت حاصل ہوتی ہے۔ جس کی شناخت بغیر رسول کی راہنمائی کے روح کو کسی طرح سے میسر نہیں ہو سکتی۔ نہ کعبہ کی چھت سے۔ نہ دیواروں سے۔ اور کعبہ تو ایک جسمانی طور سے وحدت کو قائم کرتا ہے لیکن رسول جسمانی اور روحانی دونوں طور سے۔ اور اگر سمجھا جائے۔ تو کعبہ کی رونق کا وہ گرم بازار جو اس کی طرف منہ کرنے والوں سے شب و روز ظہور میں آ رہا ہے۔ یہ بھی تو رسولوں کے طفیل سے ہی ہے۔ اور رسولوں کا زندہ رہنا اس کے نمونہ کے باقی رہنے سے ہے جب تک اس کا سلسلہ دُنیا میں قائم رہیگا۔ تب رسول بھی زندہ ہے۔ اور یہ ظاہری موت تو کچھ چیز بھی نہیں۔ یہ تو ایک دوسرے عالم کی طرف انتقال کرنے کے لئے تغیر ہے۔ موت تو دراصل وہی ہے۔ جس سے روح مر جائے۔ نہ کہ جسم۔ اور یہ سوال کہ اصحاب الفیل کیوں نہیں مرے اس کا جواب یہ ہے کہ اصحاب الفیل بھی مر جائینگے اور عنقریب ہی مر جائینگے۔ مرزا صاحب کا نام تو آپ کے نام لیووں اور تابعداروں سے قیامت تک زندہ رہے گا مگر اُن کا تو آجکل تک ہی قصہ ختم ہو جائیگا۔ اور اگر الہام کعصف ماکول تک ہی ہوتا۔ تو آپ دیکھ لیتے۔ کہ میاں عبد الحکیم اور ثناء اللہ وغیرہ صاحبان کس طرح حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی کعصف ماکول ہو جاتے۔ مگر الہام تو صرف اتنا ہے کہ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ اور یہ الہام بھی عبد الحکیم کے اس مکر اور فریب کے متعلق ہے۔ جو اس نے اپنی پیشگوئیوں کے رنگ میں دکھایا اور بالآخر ناکام ثابت ہوا۔ جیسا کہ قبل از وقت اس الہام کے ذریعہ سے

لہ اس الہام سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے جواب سے اپنے رسول کے لئے اپنی معیت کو بیان فرمانا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک تو جواب کے وقت سے پہلے خدا کا رسول رحلت فرما چکا ہوگا جس کے قائمقام ہو کر خدا مجیب ہوگا۔ دوسرا یہ کہ جواب ایسا ہوگا جس سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ خدا بے شک اپنے رسول کے ساتھ ہے۔ اور اسی کی حمایت میں کام کر رہا ہے۔ اور اس الہام کے گو اور بھی پہلو ہوں۔ مگر عبد الحکیم کا مقابلہ بھی اسی کے نیچے ہے۔

پیشگوئی کی صورت میں خبر دی گئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اصحاب الفیل کی طرح بڑے حملہ آور ہو کر اس مثیل کعبہ پر اس لئے پیشگوئی کے حملے کرتے ہیں کہ تا کسی طرح ان کی پیشگوئی کے نیچے آ کر وہ ذلیل ہو۔ اور لوگ اس سے منحرف ہو جائیں جیسے کہ اصحاب الفیل کا خیال تھا اور جیسا کہ انہوں نے کعبہ پر اس نیت اور ارادہ سے حملہ کیا تھا کہ اس کو تباہ اور ذلیل کر دیں۔ تا لوگ اس سے پھر جائیں۔ مگر آخر وہ خود تباہ ہو گئے اور ان کے دل کے ارادے دل میں رہ گئے۔ اسی طرح یہ الہام بھی جس قدر کہ تھا۔ اسقدر ٹھیک وقوع میں آیا۔ اس طرح کہ عبد الحکیم کا وہ مکر اور فریب اور اس کی وہ جنگ اور لڑائی جو اس نے مقابلہ کے طور حضرت مرزا صاحب کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں دکھائی۔ کیسی ناکامی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کہ تین پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور یہی معنے ہیں الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کر دینا۔ یہ چونکہ خدا کا فعل تھا۔ اس لئے اس فقرہ سے پہلے فرمایا الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ یعنی باوجود اس کے کہ یہ لوگ اپنے حملہ میں اصحاب الفیل تھے۔ مگر دیکھا کہ تیرے رب نے تیری عزت اور ان کی ذلت کے لئے کس راہ اور کس طرح سے اپنے فعل کو ظاہر کیا۔ جس سے وہ اپنے اس جنگ اور اپنے اس مکر اور فریب کی لڑائی میں ناکام کے ناکام رہ گئے اور میرے خیال میں یہ الہام پہلے سوال کے الہام سے بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور اس کا پہلا فقرہ یعنی انی مع الرسول اجیب اس الہام کے پہلے فقرہ یعنی الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل کے نیچے ہے اور اس کا فقرہ اخطی و اصیب اس کے فقرہ الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے نیچے

سوال نمبر ۱۴:۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ اس الہام کے آپ کس طرح مصداق ہوئے۔ کیا آپ کی رفع ہوئی اور لاکھوں علماء تو ابھی تک آپ کو کافر کہتے ہیں۔* پھر مطھرک من الذین کفروا چہ معنے دارد اور مرزائیوں کو تو جب مسجدوں ہی سے نکالا گیا۔ اور ان پر بمعہ ان کے مرزا کے فتوے کفر کے بھی لگ گئے۔ تو اب جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا بھی ٹھیک پورا الہام ہوا۔ اور پیشگوئی بھی خوب ظاہر ہوئی۔ اور اس کا پورا ہونا بھی اسی کا نام ہے۔

جواب نمبر ۱۴:۔ آپ کے اس الہام میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ جو ٹھیک طور سے وقوع میں آئیں اور اپنی عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور آئندہ بھی اپنی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرتی رہیں گی۔ آپ پہلی پیشگوئی کو دیکھئے جو الہام کے فقرہ انی متوفیک میں پائی جاتی ہے۔ کیسی زور شور کے ساتھ اور کتنی طاقت اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ دنیا کی تمام قوموں اور تمام فرقوں نے آپ کے استیصال اور آپ کے قتل کے لئے منصوبے باندھے۔ مالی جانی اور قلمی۔ لسانی وغیرہ وغیرہ طاقتوں کو سالہا سال اس راہ میں صرف کر دیا اس ارادہ پر کہ آپ کی وفات پر کسی طرح سے تسلط پالیں۔ مگر الٰہی طاقت لسان الغیب کے ساتھ ان کے مقابل پر آپ کو یہ الہام کرتی ہے کہ انی متوفیک یعنی تیری وفات میرے ارادہ سے ہوگی۔ جو اسی برس کے قریب بتلایا گیا اور کوئی نہیں جو میرے اس ارادہ کو روک سکے اور یہ الہام براہین میں قبل از دعوے ہی بطور خبر کے فرما دیا تھا۔ جیسا کہ بالآخر اسی طرح پورا ہوا۔ جس طرح کہ فرمایا تھا۔ تو اب بتلاؤ۔ کہ باوجود مخالفین کی اتنی کوششوں کے اس الہام سے تیس سال بعد تک اور اسی برس کے قریب کے الہام پورا ہونے تک آپ کو کس طاقت نے زندہ رکھا۔ اور دشمنوں کی شر سے محفوظ کس سہارے رہے۔ پھر اس کے بعد دوسری پیشگوئی کا فقرہ ہے۔ و رافعک الی۔ اور یہ بھی بطور خبر کے قبل از وقت پیشگوئی کی صورت میں فرمایا گیا۔ کہ لوگ تجھے بجائے خدا کے مقرب سمجھنے کے کافر اور ملعون سمجھینگے اور تجھ پر فتوے کفر کے لگائینگے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ تو خدا کا مقرب نہیں ہے۔ لیکن میں تجھے ان کے بالمقابل رفعت دینے والا ہوں اور تیری مقبولیت تمام دنیا پر ظاہر کرنے والا ہوں۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ تو ملعون نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقرب بندہ ہے۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ لاکھوں انسان ہاں شریف اور لائق انسان آپ کے تابع ہو گئے۔ جس سے آپ کی مقبولیت اظہر من الشمس ثابت ہو گئی اور رافعک الی کا فقرہ اس واقعہ کی خوبی کے لئے زیادہ تر مناسب ہے۔ جو یہود سیرت مسلمانوں نے آپ کی وفات کے موقعہ پر بطور سوانگ کے دکھلایا۔ اور میرے خیال میں ولکن شبہ سے جو شبیہ عیسی کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ وہ اسی طرح کا ہو گا۔ کہ حضرت عیسی کے سوانگ بھرنے میں یہودیوں نے شرارت سے کسی یہودی کو اس طرح بنا کر نقل کی ہو گی۔ جیسے حضرت مسیح الاسلام کی وفات کے موقعہ پر ان یہود سیرتوں نے سوانگ بھرنے کے لئے ایک بدبخت کو جو روحانی مردہ تھا جسمانی مردہ قرار دیکر آپ کے مقام وفات کے اردگرد ایک چارپائی پر لٹا کر پھرایا۔ اسی لئے خدا نے پہلے مسیح کی نسبت ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم فرمایا کہ عیسی کو انہوں نے مقتول اور مصلوب تو نہیں کیا۔ ہاں سوانگ بھرنے کی صورت میں ان کے لئے ایک اس کی شبیہ بنائی گئی۔ اور گو شبہ لھم کے معنے در اصل مشابہ بالمصلوب ہی ہونگے۔ مگر ان معنوں کا پہلو بھی ہمارے مسیح موعود کی وفات سے خوب کھل گیا اور اس آخری مسیح کے شبہ نے پہلے مسیح کے شبہ کو خوب طرح سے حل کر دیا۔

پھر تیسری پیشگوئی کا فقرہ ومطھرک من الذین کفروا ہے۔ یہ ان الزاموں سے جو تیرے پر کافر لگاتے ہیں بار بار تیری تطہیر کروں گا۔ پھر یہ تطہیر کئی طرح سے ہے۔ نشانات کے ظہور سے بھی تطہیر رفع الزامات کے اسباب سے بھی تطہیر آپ کے سلسلہ برکات اور ترقیات سے بھی تطہیر علمی اور عملی کمالات سے بھی تطہیر مستجاب الدعوات ہونے اور ان کے نتائج اور ثمرات سے بھی تطہیر میدان مقابلہ میں فتوحات کے پانے سے بھی تطہیر غرض تطہیر کئی پہلو سے ہے جو ظہور میں آئی اور آئندہ بھی روز بروز ظہور میں آتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر یہ تطہیر خاص کر ڈاکٹر عبد الحکیم کی ان تین پیشگوئیوں کو جھوٹا کر کے دکھلانے سے بھی ظاہر کی۔ جو تمام دنیا نے دیکھی۔ پھر چوتھی پیشگوئی کا فقرہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ہے۔ یہ علمی اور روحانی پہلو سے تو اس وقت بھی پیشگوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ کہ اسی روحانی جنگ میں تمام مذہبی دنیا سے کوئی نہیں جو کسی احمدی پر غالب آسکے۔ اسی لئے مخالف باوجود زیادہ ہونے کے ایک احمدی سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور یہ تو روحانی طور پر بھی غلبہ ہے۔ جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہم لوگوں کو میسر ہے اور وہ وقت بھی آتا ہے کہ جسمانی طور سے بھی خدا ہمیں غالب کر دکھائے۔ دیکھو عیسی نبی کی پہلی حالت کہ آپ کو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی۔ مگر اس وقت دیکھو کہ عالمگیر اور فاتح قوم آپ کی ہی ہے اسی طرح ہمیں امید غالب ہے۔ کہ حضرت مسیح الاسلام کے پیرو بھی کسی وقت ایسا ہی غلبہ پائینگے۔ حدیث میں آپ کا نام حارث یا حراث بھی آیا ہے۔ یعنی کھیتی کرنے والا اور

* کیا یہود کے علماء مسیح ناصری کو ابھی تک کافر نہیں کہتے پس ان کا رفع و تطہر کس طرح ہوا؟ (اکمل)

قرآن میں آپ کی تعریف کزرع اخرج شطأه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقہ ان لفظوں سے ہوئی ہے اس وقت تک جو آپ دُنیا میں اپنے پیرو چار لاکھ کے قریب چھوڑ گئے ہیں۔ یہ ابھی بطور بیج بونے کے ہے۔ پھر جب عیسیٰ نبی کے بارہ حواریوں سے اس کی اتنی کھیتی بڑھی۔ تو اب سمجھ لو۔ کہ چار لاکھ سے مسیح الاسلام کی قوم اور آپ کی کھیتی کو کسقدر ترقی کے لئے امید ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۵:۔ مرزا صاحب نے پیغام صلح لکھا۔ مگر باوجود ملہم ہونے کے آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ لکچر سنانا بھی نہ ملیگا۔ اور آپ پہلے سے ہی چل دینگے۔

جواب نمبر ۱۵:۔ خدارا انصاف۔ ذرا آپ ہی غور فرمائیے کہ جو آپ سُنانا ہو۔ وہ پیغام کیسا؟ لفظ پیغام ہیں تو صریح اس بات کی طرف بطور پیشگوئی کے اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اس پیغام کے سنائے جانے سے پہلے ہی رُخصت ہو جائینگے۔ اور آپ کے اس لکچر کو آپ کے بعد بطور پیغام کے پبلک کے سامنے پڑھکر سُنایا جائے گا۔ اور آپ اس وقت نہیں ہوں گے۔ تب ہی تو یہ پیغام اُس وقت پیغام کے معنے پر صادق آئے گا۔ دیکھا! آپ کیسے ملہم ثابت ہوئے۔ کہ آپ کو قبل از وقت بتلایا گیا۔ تب ہی تو اس لیکچر کا نام پیغام صلح رکھا۔ فاعتبروا و تدبروا

الراقم

عاجز خاکپائے حضرت مسیح موعود غلام رسول احمدی۔
ساکن راجیکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر مرتد کے پہلے خیالات

جناب محبی مکرمی مفتی صاحب دام ظلکم
السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
آئندہ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو مشکور فرماویں۔

میں نے رسالہ الذکر الحکیم ۱ مصنفہ مرتد ڈاکٹر عبد الحکیم دیکھا اور اس کا کچھ حصہ پڑھا۔ جوں جوں میں اس کو پڑھتا گیا۔ میں حیران اور ششدر ہوتا گیا۔ میرا دل یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ رسالہ جس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی سچائی۔ خوابوں۔ الہاموں اور استخاروں سے بڑے زور شور کے ساتھ کی گئی ہے اسی شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جو آج حضرت صاحب کی شان پاک میں اس قدر گندے اور تہذیب سے کوسوں دور الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ کہ الامان۔ یہ رسالہ شروع سے لیکر آخر تک حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں لکھا ہوا ہے۔ اور مرتد ڈاکٹر حضرت صاحب کا مسیح موعود ہونا بڑے دعوے سے ثابت کرتا ہے۔ لیکن دو جگہیں خاص کر قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) صفحہ ۳۳ میں لکھا ہے "میں تمہیں بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی۔ اور یہ تمام فیض اطاعت محمدؐ و قرآن و مسیح الزمان ہے۔ یہ الٰہی انوار ہیں۔ جو ان ذاتوں میں سے ہو کر مجھ تک پہنچے ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمدؐ قادیانی کے ذریعہ مجھکو ملتا ہے وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا" اور پھر صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں یوں تحریر کرتا ہے "کل بتاریخ ۳۱ مئی ۱۸۹۱ء بوقت ... یہ میں نے خواب میں ایک شخص سے ملا۔ اس نے کہا کہ مرزا جی کمال کے آدمی ہیں۔ پھر میں نے اپنی زبان سے کہا مرزا صاحب اپنے واسطے آپ ہی ایک ایسی صریح دلیل ہیں جیسے کہ حضرت ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے لئے تھے۔ جو طبیعتیں کہ آج مرزا صاحب کو نہیں مان سکتیں۔ وہ اسی قسم کی طبیعتیں ہیں۔ جو حضرت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتی تھیں۔ جو لوگ کہ آج حضرت مرزا صاحب کو جھٹلا رہے ہیں۔ اگر حضرت احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتے۔ تو ضرور اُن کو بھی جھٹلاتے۔ یہ تقریر اس شخص نے سُن کر کہا کہ اگر تم ایسا عام طور سے ظاہر کرو گے۔ تو اکثر مولوی تمہیں کافر کہیں گے میں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھُل گئی۔ میں نے اُٹھ کر یہ خواب جلدی سے ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اپنے دوستوں میں محمد امین اور سراج الدین احمد کو سُنا بھی دیا۔" اور پھر اس کے آگے لکھتا ہے "اے مولوی صاحبان! آج مرزا صاحب کو دیوانہ یا مرتد یا کافر بتلا رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے قرآن کو آسمانی کتاب اور جناب سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہو۔ ورنہ تمہارے مادے ایسے نہیں ہیں کہ تم خدائی روحوں کو پہچان سکو۔ آپ لوگوں نے قرآن کو آسمانی کتاب مان کر بھی کوئی زندگی حاصل نہیں کی۔ آپ لوگوں میں اپنی سمجھ پر غرور اور خدا سے دوری اور خود نمائی دُنیا داری۔ تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی حسد اور رشک اسی درجہ کی ہے۔ جیسے کہ عوام غیر اسلام میں پایا جاتا ہے میں پوچھتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! تم اپنے رب رحیم سے فیصلہ کے لئے کیوں استدعا نہیں کرتے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ استخارہ فضول اور بیفائدہ شے ہے اور خواب بے معنی اور باطل شے ہے۔ اور خواب میں ہمیں کچھ خبر نہیں مل سکتی۔ اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو میرا قول کہ آپ نے مسلمان ہو کر بھی کوئی نئی بات حاصل نہیں کی سچ ہے پس میری تیسری دلیل کے موافق تم خدا سے دور ہو۔ خدا تمہارے ساتھ نہیں۔ تمہیں اُس سے جواب ملنے کی امید نہیں تمہیں اس بات پر ایمان نہیں کہ خدا قریب ہے اور بیقرار کی پکار کو سنتا ہے اور وہ اپنے بندے کو خواب میں یا پس پردہ جواب دے سکتا ہے۔ یہ ایمان تمہیں بھلا تمہیں خدا کی ذات پر کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے دلوں میں۔ غرور علم۔ خود نمائی ریاکاری۔ بیجا غصہ۔ دُنیا داری اور خود پرستی بھری ہوئی ہیں۔ اپنے آقا سے انعام کی امید اُسی نوکر کو ہوتی ہے۔ جو اخلاص اور ادب کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ تمہارا تو یہ حال ہے۔ کہ میں اگر آپ کی نسبت آپ کے سامنے کچھ بے ادبانہ کلام کروں۔ تو آپ فوراً طیش میں آجائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم سب بھُلا دیں۔ اور کچھ خبر نہ رہے کہ اپنے بادشاہ کے حضور میں جوش مارنا کس جگہ جائز ہے" اس جگہ پر میں اپنی چند خواب جن سے جناب مسیح الزمان مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ جو لوگ عجائبات الٰہی پر ہنسنے والے اور خدا سے دور اور شیطان کے نزدیک ہیں۔ وہ بیشک ہنسینگے۔ اور وہ بیچارے کریں۔ بھی تو کیا کریں۔ اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ دیکھ یہ چراغ کیسا روشن ہے۔ بھلا وہ کیا سمجھیگا۔ مگر جو اہل دانش ہیں۔ وہ بہت کچھ سیکھ لیں گے۔ مغروروں کے واسطے کہیں خدا نہیں مگر مسکینوں کے لئے ہر جگہ ہے۔ اندھوں کے واسطے کہیں روشنی نہیں۔ مگر سجاکھوں کے واسطے بہت کچھ روشنی ہے۔"

پس اے ناظرین آپ خود ہی اس کی مذکورہ بالا باتوں سے نتیجہ نکالیں اور فیصلہ کریں۔ اور اب میں مرتد ڈاکٹر سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جب تو خود ہی اس بات کا اقراری ہے۔ کہ وہ تمام روشنی جو تجھکو بذریعہ خوابوں الہاموں اور استخاروں کے حاصل ہوئی۔ محض محمدؐ صلعم و قرآن و مسیح الزمان

کی اطاعت کیوجہ سے ہے اور پھر تو خود لکھتا ہے کہ یہ باتین مجھ کو جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے طفیل سے حاصل ہوئین اور بلا واسطہ آنجناب حاصل نہ ہو سکتین اور ان باتون کا نام تو فیض اور آلہی انوار بتلاتا ہے پس کیا اب یہ لازم نہین آتا۔ کہ جب تو نے ان تینون (سے) یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم و قرآن و مسیح الزمان سے روگردانی کی تو بجائے روشنی مین ہونے کے تاریکی مین ہے اور بجائے اللہ تعالیٰ کے فیض کے تجھ پر اس کی لعنت ہے اور بجائے آلہی انوار کے تو آلہی غضبات کے نیچے ہے۔ تیری ہی باتون سے واضح ہوا کہ اب خدا تجھ سے ہمکلام نہین ہوتا بلکہ شیطان تیرے ساتھ باتین کرتا۔ اور وہی تیرا دوست ہے اور ان باتون کا اب تو خود ہی مصداق بنا جو کہ تو اور مولویون کو کہتا تھا۔ یعنے تجھ مین اب غرور۔ خدا سے دوری۔ خودنمائی۔ دنیاداری تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی۔ حسد۔ رشک۔ بیجا غصہ اور خودپرستی بھری ہوئی ہے۔ اور جو شخص آج تیری ہان مین ہان مین ملاتا ہے۔ وہ بھی تیری جنس سے ہے۔ پس اے مرتد ڈاکٹر اب بھی باز آجا۔ اور خدا کے حضور توبہ کر۔ اور اپنی ان حرکات سے پشیمان ہو۔ کیونکہ ابھی قبولیت کا وقت ہے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن پر ڈال رکھ کیونکہ ابھی تیری سلامتی ہے۔ مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ اب اس کا کوئی نام لیوا نہین ایسا ہی تیرا حال ہوگا۔ آج خدا کے آگے سجدہ مین گر اور گڑگڑا۔ تا کہ تجھ پر فضل کیا جاوے۔ نہین تو تو عنقریب خدا کے غضب کا ہاتھ دیکھیگا اور وہ دن ہمارے لئے ایک بڑے نشان اور معجزہ کا دن ہوگا والسلام۔ خاکسار محمد حسین طالب علم از گجرانوالہ۔

ضرورت نکاح

(۱) مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسرروزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل ذیل۔ ڈیرہ دو سنگھڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفر گڑھ ضلع اور شادان سگا احمدی جماعت کا ہو۔ خط و کتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

(۲) میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا

ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام م ر س۔ معرفت ایڈیٹر ہو۔

ہندوستان سے باہر کے خریدارون کو
اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدارون کے نام وی پی نہین جا سکتا۔ اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہان جہان ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت مین بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ موجودہ سال کی قیمتین جن کے ذمہ ہین وہ مہربانی کر کے بھیجدین۔ مینجر۔

ضرورت ملازمت

میان عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہین محکمہ ڈاک مین ملازم رہ چکے ہین انگریزی حروف شناسی بھی رکھتے ہین ہندوستان کے کسی حصہ مین ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ دی جائے جانچنے کو تیار ہین [illegible] کر دوست ان کو خیال رکھینگے اور جہان موقع ہو عاجز کو اطلاع دین گے۔

ممیرا کی عاتی قیمت فی تولہ صہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریدارون سے للعہ روپیہ لئے جاوین گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی حکمار کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد یمین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستین آئی تھین وہ بسبب کتابین کے تا حال مکمل نہ ہونے کے تعمیل نہین ہو سکین بعض اوراق جو باقی تھے اون کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہین جب چھپ جاوینگی ارسال خدمت ہوگی۔ ناظرین صبر سے انتظار کرین۔

الخطبہ

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہی اوس کیلئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد قریشی احمدی قادیان

رسید زر

۱۲ر جولائی ۱۹۰۸ء
حکیم شیخ محمد صاحب ۲۰۵۷ ۶
محمود ڈنگوی عہ
بابو چمن داس صاحب ۲۰۲۱ عہ
عبد الکبیر صاحب ۱۸۵۸ للعہ
۱۵ر جولائی ۱۹۰۸ء
غلام محمد صاحب ۱۳۱۲ ۶
محمد عبد الرحمان صاحب ۱۸۵۵ عہ
عالمگیر صاحب ۱۳۵۹ عا
۱۷ر جولائی ۱۹۰۸ء
رکن الدین صاحب ۱۴۳۱ عا
امام الدین صاحب ۱۸۴۸ ے
امیر حسن صاحب ۱۴۰۶ للعہ
۲۰ر جولائی ۱۹۰۸ء
محمد جعفر خان صاحب ۱۴۹۰ عا
گلاب الدین صاحب ۱۳۵۵
۲۲ر جولائی ۱۹۰۸ء
محمد عبد اللہ جلد ساز ۱۶۹۱ عا

محمد شاہ صاحب انڈر ویو ۲۰۶۱ عا
خدا بخش صاحب ۱۶۹۳ ے
حافظ غلام احمد صاحب ۱۲۴۳ ے
شیخ نور احمد صاحب ۱۹۸۹ للعہ
منشی عبد الخالق صاحب ۱۴۲۴ عا
محمد یار صاحب ۱۱۲۲ عہ
محمد عبد الحیات ۱۸۵۲ عا
۲۸ر جولائی ۱۹۰۸ء
خواجہ علی صاحب ۱۵۱ عہ
عبد اللہ خان صاحب پٹواری
نمبر ۲۰۶۵ للعہ
بہول محمد صاحب ۵۹۶ عا
منشی یوسف علی صاحب
نمبر ۲۰۶۶ ے
۳۱ر جولائی ۱۹۰۸ء
محمد علی [illegible]
وریام کملانہ عا

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کو زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے عاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے مقابلہ کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ دیگر آجکل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔

قیمت ۲/

ظہور المسیح

یہ ۴۰ صفحہ کی کتاب بھی قاضی اکمل آف گولیکی تصنیف کی ہے اس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ہی وقت کے مولویوں کی کتاب شمس بازغہ چشتیائی موسومہ کی رائے غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیت "وعد اللہ الذین امنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶/ کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی کل عالم پر دھاک بٹھلا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ہے۔ قیمت رعائتی بے جلد چار روپیہ۔ مجلد چار روپے بارہ آنے ہیں دیکھاتی ہے۔

در ثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ۔ مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شہنہ حق اقرار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور ریاست پٹیالہ

زی تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۷۲ صفحے۔ قیمت ۸/ مجلد منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہائیت دلچسپ عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲/)

میراث شہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہائیت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپیہ کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ا/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح نہائیت عمدہ ہے۔ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائیت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں ایک کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات | مستورات کے لئے ہے۔ قیمت ./

کامن احمدی | (اللہ دلو) قیمت ۲/

آئنہ ڈکشنری | طالبعلموں کے واسطے بہت عمدہ ہے۔ قیمت ا/

درخواستیں بنام منیجر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہوں

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری امر ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تا کہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تا کہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں | یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴/

تریاق البواسیر | خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے تجربہ کو کوئی نہیں ... ہفتہ کے واسطے ...

تریاق الخنازیر | خنازیر کا داخلی و خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہر یلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ یوم کے واسطے ۵/

ذیابیطس | ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴/ ۲۰ یوم کے واسطے (۵/)

تحفہ روزگار | یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے ... استسقا تپ ... دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰/

اکسیر جریان | جریان اور رقت جوہر منی اور بند مہیج کے واسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲/ ۴۰ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ - خوراک دو ہفتہ - قیمت ۵/

سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ - قیمت ۸/

حب صرع | مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ۸/

اکسیر ضیق النفس | کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے ۸/

نوٹ - ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ احتیاط رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ - قادیان ضلع گورداسپور